عہدِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فقہی تربیت

اور عہدِ تابعینؒ میں اُس کے نتائج وثمرات (نویں قسط)

مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی

قولِ صحابیؓ کی اہمیت، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ صحابیؓ کے قول کے مقابلے میں قیاس کو چھوڑ دیتے تھے، چنانچہ نامور حنفی فقیہ ابوبکر الجصاص رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد امام ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۴۸ھ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

’’کان أبو الحسنؒ یقول: کثیراً مما أریٰ لأبی یوسفؒ فی اضعاف مسئلة یقول: القیاس کذا، إلا أنی ترکتُهٗ للأثر، و ذلک الأثر قول صحابیؓ لاتعرف عن غیره من نظرائه خلافُهٗ ،قال أبو الحسنؒ فهذا یدل من قوله دلالة بینة علیٰ أنه کان یریٰ أن تقلید الصحابیؓ إذا لم نعلم خلافَهٗ من أهل عصره أولیٰ من القیاس۔‘‘ (۱)

’’ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: میں نے بہت مرتبہ دیکھا ہے کہ وہ مسئلہ کی کمزوری کو (بتاتے ہوئے) فرماتے تھے، قیاس یہی ہے، مگر میں نے قیاس کو اثر کی وجہ سے چھوڑا ہے، اور وہ اثر صحابیؓ کا قول ہے کہ اس قول میں اس صحابیؓ کے نظیر وہمسروں کا خلاف معلوم نہیں ہوتا۔ ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول اس امر کی دلیل ہے کہ وہ صحابیؓ کی تقلید کو اگر ان کے معاصرین سے اس کا خلاف معلوم نہ ہو تو قیاس سے بہتر قرار دیتے ہیں۔‘‘

اس سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سنن وآثار کا دائرہ کتنا وسیع تر سمجھتے ہیں اور کس حد تک ان کی رعایت کرتے اور ان پر عمل پیرا رہتے ہیں۔ مذکورہ بالا صفات کا جامع، حافظ، امام، مجتہد اور صحبت یافتہ شاگرد اپنے استاد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں دقتِ نظر وفقہی بصیرت کا ذکر یوں کرتا ہے:

’’ما رأیت أحدًا أعلم بتفسیر الحدیث و مواضع النکت التی قید من الفقه ربما ملت إلی الحدیث و کان هو أبصر بالحدیث الصحیح۔‘‘ (۲)

’’میں نے حدیث کی تفسیر وتشریح کرنے والا، نکات و اسرارِ حدیث کا سمجھنے والا اور صحیح حدیث کا ادراک کرنے والا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا۔ بارہا ایسا ہوا کہ

میں حدیث کو دیکھ کر اس کی طرف مائل ہوا، لیکن حقیقت میں صحیح حدیث کی بصیرت مجھ سے بڑھ کر اُنہیں حاصل تھی۔‘‘

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی حدیثوں پر نظر کیسی وسیع اور گہری تھی اور فقہی اسرار و نکات کی رسائی میں وہ اپنے تمام معاصرین سے ممتاز تھے۔

حافظ اسرائیل بن یونس السبیعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۶۲ھ فرماتے ہیں:

’’كان نعم الرجل النعمانؒ، ماكان أحفظه لكل حديث فيه فقه، و أشد فحصه عنه و أعلمه بمافيه من الفقه۔‘‘ (۳)

’’امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت اچھے آدمی تھے، ان سے زیادہ کسی کو وہ حدیثیں یاد نہ تھیں، جن میں فقہِ حدیث کی باتیں موجود ہیں اور ان سے زیادہ کسی نے اس کی کاوش و جستجو نہیں کی اور نہ ان سے زیادہ فقہِ حدیث کا کوئی جاننے والا موجود ہے۔‘‘

امامِ لغت و حافظِ حدیث نضر بن شمیل بصری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۰۳ھ کہتے ہیں:

’’كان النّاس نياما عن الفقه حتٰى أيقظهم أبوحنيفةؒ مما فتقهٗ و بينهٗ ولحظهٗ۔‘‘(۴)

’’لوگ فقہ کی طرف سے خوابِ غفلت میں پڑے تھے، یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی عقدہ کشائی اور وضاحت و شرح اور تلخیص کر کے انہیں خوابِ غفلت سے بیدار کیا۔‘‘

فقہاء و فقہِ حدیث

حقیقت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے نامور تلامذہ اور دیگر مجتہدین فقہاء معانیِ حدیث کو محدثین کی بہ نسبت زیادہ بہتر سمجھتے اور فقہِ حدیث کی بصیرت سے خوب آراستہ تھے، چنانچہ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’وهم (الفقهاء) أعلم بمعاني الحديث۔‘‘ (۵)

’’اور وہ (فقہاء) حدیث کے معانی کو بہتر سمجھتے ہیں۔‘‘

فقہی بصیرت میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سیادت و قیادت

بلاشبہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے معانی کے سمجھنے اور فقہ حدیث تک رسائی میں اپنے ہمعصروں میں سب سے زیادہ فائق و ممتاز تھے، چنانچہ حافظ شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

’’ساد أهل زمانه في التفقه و تفريع المسائل۔‘‘ (۶)

’’امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تفقہ (فقہی بصیرت) حاصل کرنے اور تفریع مسائل میں اپنے معاصرین کی سیادت و قیادت کی ہے۔‘‘

مزید لکھتے ہیں:

www.banuri.edu.pk

’’و أمّا الفقه والتدقیق فی الرأی وغوامضه إلیه المنتهٰی فالناس علیه عیال فی ذٰلک۔‘‘ (۷)

’’لیکن فقہ، فقہی مسائل میں دقتِ نظر اور مشکلاتِ فقہ کے حل میں وہی حرفِ آخر ہیں اور لوگ ان کے محتاج ہیں۔‘‘

فقہی بصیرت سے آراستہ تین مجتہد امام

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

’’إن کان الأثر قدعرف واحتیج إلی الرأی، فرأی مالکؒ وسفیانؒ و أبی حنیفةؒ، وأبوحنیفةؒ أحسنهم وأدقهم فطنة وأغوصهم علی الفقه۔‘‘ (۸)

’’حدیث واثر موجود ہو اور رائے کی احتیاج ہو تو امام مالکؒ وسفیان ثوریؒ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم کی بات ماننی چاہیے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ باریک بینی اور زیرکی میں سب سے بہتر ہیں، اور فقہی بصیرت میں وہ ان تینوں میں سب سے زیادہ گہری نظر کے مالک ہیں۔‘‘

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے علمی وتحقیقی سرمایہ پر تبصرہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد فقیہ ومجتہد حسن بن زیاد لؤلؤی المتوفی ۲۰۴ھ فرماتے ہیں: میں نے امام موصوف کو یہ فرماتے سنا ہے:

’’قولنا هٰذا رأی وهو أحسن ماقدرنا علیه فمن جاء نا بأحسن من قولنا فهو أولٰی بالصواب منا۔‘‘ (۹)

’’ہمارا قول کہ ’’یہ رائے ہے‘‘ اور یہ وہ رائے ہے جسے ہم نے اپنی بساط کے مطابق سب سے بہتر طریقے پر پیش کیا ہے۔ جو کوئی ہماری اس تحقیق سے زیادہ اچھی تحقیق پیش کرے وہ ہم سے زیادہ برسرِ حق ہوگا (اس کی تحقیق کو قبول کرنا چاہیے)۔‘‘

شیخ الاسلام امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کا اعترافِ حقیقت

حافظ عبیداللہ بن عمرو الرقی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۸۰ھ کا بیان ہے:

’’ایک مرتبہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام امام حدیث حضرت سلیمان اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے مسئلہ پوچھا، وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے، اس کی نظر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی، اس نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا، آپؒ نے اُسے فوراً جواب دیا۔ امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: ’’نحن الصّیاد لة وأنتم الأطبّاء۔‘‘(۱۰) ’’ہم (محدثین) دوافروش ہیں اور تم (فقہاء) ڈاکٹر ہو۔‘‘

یہی حال امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نامور تلامذہ کا تھا۔ چنانچہ قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد فقیہ بشر بن الولید کندی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۳۰ھ نے امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا بیان نقل کیا کہ ایک نشست میں حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ اور میں تنہا تھے، حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے چند حدیثیں سنائیں، پھر ایک مسئلہ پوچھا، میں نے جواب دیا، فرمایا: اس کی اصل اور دلیل کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو آپ نے ابھی بیان کی ہے۔ حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے یہ حدیث اس وقت سے یاد ہے جب تم اپنی ماں کے پیٹ میں بھی نہیں آئے تھے، لیکن اس کی یہ تاویل اور مطلب مجھ پر منکشف نہیں ہوا جو اَب سمجھ میں آیا ہے، پھر فرمایا: ''نحن الصّیادلة و أنتم الأطباء ۔''(۱۱) ''ہم دوافروش ہیں تم ڈاکٹر ہو۔''

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردوں کو فقہِ حدیث کی تاکید

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۹۸ھ اپنی مجالسِ درس میں فقہی بصیرت حاصل کرنے پر زیادہ زور دیتے، لیکن ان کے شاگرد اس پر دھیان نہیں دیتے تھے، چنانچہ حافظ علی بن خشرم المروزی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۵۷ھ کا بیان ہے کہ: ''ہم سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھے، وہ فرماتے تھے: اے طالب علمو! فقہ حدیث (فقہی بصیرت) سیکھو، تاکہ تمہیں اصحاب الرائے مغلوب نہ کریں۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی بات نہیں کہی، مگر یہ کہ ہم اس سلسلے میں ایک دو حدیثیں بیان کرسکتے ہیں۔ موصوف نے یہ فرمایا اور اصحابِ حدیث نے فقہ حدیث کو چھوڑ دیا، ان کی اس بات پر توجہ نہ دی اور بولے: بتایئے عمرو بن دینار کن سے روایت کرتے ہیں؟۔'' (۱۲)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی بصیرت کے بنیادی سرچشمے

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے نت نئے مسائل حل کرنے اوران کے استخراج واستنباط کے بنیادی سرچشموں کی نشاندہی کی ہے، اُسے حافظ ابوالحجاج المزی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۴۲ھ نے اپنی سند سے نقل کیا ہے، کہتے ہیں کہ:

''یحییٰ بن ضریسؒ کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگا: تم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کیوں ناراض رہتے ہو؟ ثوریؒ نے پوچھا، کیا ہوگیا؟ وہ بولا: میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں مسئلہ کتاب اللہ میں ٹٹولتا ہوں، اس میں رہنمائی نہیں پاتا تو سنت میں ڈھونڈتا ہوں، پھر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ؐ میں بھی سراغ نہیں لگتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال میں جستجو کرتا ہوں اوران میں سے جس کے قول کو چاہتا ہوں اختیار کرتا ہوں، اوران میں سے جس کا قول چاہتا ہوں چھوڑ دیتا ہوں اوران کے اقوال سے باہر کسی اور کے قول کو نہیں لیتا۔'' (۱۳)

پھر جب بات ابراہیم نخعیؒ، شعبیؒ، ابن سیرینؒ، حسن بصریؒ، عطاء بن ابی رباحؒ، اور سعید بن المسیبؒ تک آتی ہے تو (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ اور بھی نام لیے) تو پھر یہ بات تابعین کی ہوجاتی ہے، انہوں نے اجتہاد کیا تو میں بھی اجتہاد کرتا ہوں، جیسے انہوں نے اجتہاد کیا۔

حافظ ابن ضریسؒ کا بیان ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ یہ باتیں سن کر بہت دیر خاموش رہے، پھر بصیرتِ فقہی سے کچھ کلمات فرمائے، مجلس میں ہر شخص نے انہیں قلمبند کیا (وہ یہ ہیں): ''ہم جب سخت وعید کی حدیثیں سنتے ہیں تو ڈرتے ہیں اور جب نرمی (ترغیب) کی حدیثیں سنتے ہیں تو مغفرت کی امید رکھتے ہیں، ہم زندوں کا محاسبہ کرتے ہیں، جو دنیا سے رخصت ہوگئے ان پر حکم نہیں لگاتے، ہم نے جو سنا اُسے تسلیم کرتے ہیں، جو نہیں جانتے اُسے عالم الغیب کے سپرد کرتے ہیں، ہم ان کی فقہی رائے و بصیرت کے مقابلے میں اپنی رائے کو رقم کرتے ہیں۔''

مذکورہ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ؐ یہ دونوں سرچشمے علم ومعرفت کے وہ بنیادی سرمایۂ فیوض و برکات ہیں، جن سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مسائل کا استخراج کرتے اور مرادِ حق کو پانے اور اس تک پہنچنے کی پیہم کوشش کرتے رہتے تھے۔

مورخ ابوعبداللہ الصیمری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۳۶ھ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ بالا بیان حسب ذیل الفاظ میں نقل کیا ہے:

> ''(وہ مسائل جو بصراحت قرآن میں مذکور نہیں ہیں ان کا) میں پہلے قرآن میں کھوج لگاتا ہوں، اگر انہیں اس میں پاتا ہوں تو بہت اچھا اور جب اس میں نہیں پاتا تو پھر رسول اللہ ﷺ کی سنن اور صحیح آثار میں جو معتبر راویوں کے پاس معتبر سند سے موجود ہیں ان میں جستجو کرتا ہوں، پھر اُسے اختیار کرلیتا ہوں۔ اگر ان دونوں میں نہیں ملتا تو پھر اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کے اقوال میں دیکھتا ہوں، جس کے قول کو چاہتا ہوں اختیار کرتا ہوں اور جس کو چاہتا ہوں چھوڑتا ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال کے دائرے سے باہر نہیں نکلتا۔ عہدِ تابعین میں سب تابعی مجتہد برابر ہیں، کسی کا میں متبع ومقلد نہیں، اجتہاد کرتا ہوں، جیسے وہ اجتہاد کرتے ہیں۔ چنانچہ جب ابراہیم نخعیؒ، شعبیؒ، حسن بصریؒ، ابن سیرینؒ، سعید بن المسیبؒ اور کچھ اور مجتہدین تک بات آتی ہے اور وہ اجتہاد کرتے ہیں تو پھر مجھے بھی حق ہے کہ میں بھی اجتہاد کروں، جیسے انہوں نے اجتہاد کیا ہے۔'' (۱۴)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ بالا بیان اس امر کا نہایت واضح ثبوت ہے کہ وہ تابعین میں سے کسی مجتہد تابعی کے افکار ونظریات اور مسلک ومذہب کے نہ ترجمان تھے، نہ اس کے تابع وپیروکار۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجتہادی مسائل میں پیروی کو اس لیے ضروری قرار دیا کہ اصابتِ رائے میں وہ تابعین سے بہت بہتر وبرتر تھے اور اس امر کی دلیل یہ حدیث ہے:

> ''**لو أن أحدکم أنفق مثل أحد ذھبًا مابلغ مُد أحدھم ولا نصیفه۔**''(۱۵)
>
> ''تم میں سے کوئی اگر احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان کے مُد (پیمانہ) کے برابر (جس کا وزن پونے دوسیر ہے) بلکہ اس کے نصف وزن کو بھی نہیں پہنچے گا۔''

شمس الائمہ السرخسی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں:

''فعرفنا أنهم يوفقون لإصابة الرأى مالا يوفق غيرهم منه فيكون رأيهم أبعد من احتمال الخطأ من رأى من بعدهم ـ'' (۱۶)

''تو ہمیں معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم (اصابتِ رائے اور صحیح رائے کی رسائی) میں توفیق الٰہی سے صحت کی اس حد تک پہنچ چکے ہیں جس حد کو دوسرا کوئی نہیں پہنچتا، اس لیے ان کی رائے ان کے بعد آنے والوں کی رائے سے غلطی اور خطا کے احتمال سے دور ہے۔''

شمس الائمہ السرخسی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں:

''ماجاء عن الصحابةؓ اتبعناهم، وماجاء نا عن التابعينؒ زاحمناهم ، إنما قال ذلک لأنهٗ كان من جملة التابعين ...... كان ممن يجتهد فى عهد التابعينؒ ويعلم الناس حتىٰ ناظر الشعبىؒ فى مسئلة النذر بالمعصية ـ'' (۱۷)

''صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو آیا ہے ہم ان کی اتباع اور پیروی کریں گے اور تابعینؒ کی طرف سے جو بات آئے گی ہم بھی اجتہاد کے ذریعے ان سے مقابلہ کریں گے۔ ہم کہتے ہیں: ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات اس لیے فرمائی ہے کہ وہ تابعی ہیں اور ان فقہاء میں سے ہیں جو عہدِ تابعین میں اجتہاد کرتے اور لوگوں کو اجتہاد کا طریقہ سکھاتے اور پڑھاتے تھے، یہاں تک کہ نذر بالمعصیۃ کے مسئلے میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے (جنہوں نے پانچ سو صحابہؓ کو دیکھا تھا) انہوں نے مناظرہ کیا تھا۔''

ظاہر ہے وہ ابراہیمؒ، حسن بصریؒ و ابن سیرینؒ کے اجتہاد کی پابندی کیونکر کر سکتے ہیں۔ ہاں! جن اجتہادی مسائل میں ان کی رائے ان کے موافق ہوگی وہ ان کے ساتھ رہیں گے۔

حواشی وحوالہ جات

۱: ...... اصول الجصاص، ج:۲، ص:۱۷۲۔
۲: ...... تاریخ بغداد، ج:۱۳، ص:۳۴۰۔
۳: ...... ایضاً، ص:۳۳۹۔
۴: ...... ایضاً، ص:۳۴۵۔
۵: ...... جامع الترمذی، (باب غسل المیت) دہلی، مطبع احمدی، ص:۱۲۶۔
۶: ...... تاریخ الاسلام، ص:۳۰۶۔ (ترجمہ ابوحنیفہؒ)
۷: ...... سیر اعلام النبلاء، ج:۶، ص:۳۹۳۔
۸: ...... تاریخ بغداد، ج:۱۳، ص:۳۴۳۔
۹: ...... ایضاً، ص:۳۵۲۔
۱۰: ...... جامع بیان العلم وفضلہ، ج:۲، ص:۱۳۰-۱۳۱۔
۱۱: ...... مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبیہ، ص:۲۱۔
۱۲: ...... معرفۃ علوم الحدیث، ص:۶۶۔
۱۳: ...... تہذیب الکمال للمزی، بیروت، دار الفکر، ج:۱۷، ص:۱۱۷۔
۱۴: ...... اخبار أبی حنیفۃ وأصحابہ للصیمری، ص:۲۴۔
۱۵: ...... المحررفی اصول الفقہ، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ج:۲، ص:۸۵۔
۱۶: ...... ایضاً۔
۱۷: ...... اصول السرخسی، ج:۱، ص:۳۱۳۔

(جاری ہے)

www.banuri.edu.pk